www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۲	ہاں	نَعَمْ ۔ اِیْ ۔ بَلٰی (۳)
۳	ہانپنا	ضَبْحٌ ۔ لَهِثَ (۲)
۴	ہٹانا	رَفَعَ ۔ جَنَّبَ ۔ زَحْزَحَ ۔ دَرَءَ ۔ دَعَّ ۔ دَحَرَ ۔ خَسَأَ (۷)
۵	ہدایت دینا، پانا	هَدٰی اور اِهْتَدٰی ۔ رَشَدَ (۲)
۶	ہلاکت	تَبَّ ۔ تَعَسَ ۔ قُتِلَ ۔ ثَبَرَ ۔ اَوْلٰی ۔ وَيْلٌ (۶)
۷	ہلاک ہونا، کرنا	هَلَكَ اور اَهْلَكَ ۔ بَادَ ۔ رَدِيَ ۔ اور تَرَدّٰی ۔ بَخَعَ ۔ دَمَّرَ ۔ دَمْدَمَ ۔ تَبَّبَ ۔ تَبَّرَ ۔ بَارَ ۔ اَسْحَتَ ۔ اَوْبَقَ ۔ قَصَمَ ۔ فَنِيَ (۱۳)
۸	ہلکا ہونا، کرنا	خَفَّ ۔ خَفَّفَ ۔ اِسْتَخَفَّ ۔ فَتَّرَ ۔ قَصَدَ (۳)
۹	ہلنا ۔ ہلانا	حَرَّكَ ۔ هَزَّ ۔ هَشَّ ۔ لَوّٰی ۔ نَغَضَ (۵)
۱۰	ہم آہنگی ہونا	قَرِيْنٌ ۔ اَتْرَابٌ ۔ سَمِيٌّ ۔ كُفُوٌ ۔ صِنْوَانٌ ۔ ضَاهٰی (۶)
۱۱	ہمت ہارنا	فَشِلَ ۔ اِسْتَكَانَ (۲)
۱۲	ہموار کرنا	سَطَحَ ۔ دَكَّ ۔ مَرَدَ (۳)
۱۳	ہمیشہ	سَرْمَدٌ ۔ اَبَدٌ (۲)
۱۴	ہمیشہ ہونا، رہنا	خَلَدَ ۔ وَصَبَ ۔ ظَلَّ ۔ اِسْتَمَرَّ ۔ دَامَ ۔ زَالَ ۔ اَبْرَحُ ۔ فَتَأَ (۸)
۱۵	ہنسنا	ضَحِكَ ۔ تَبَسَّمَ (۲)
۱۶	ہوا اور اس کی اقسام	رِيْحٌ ۔ رَوْحٌ ۔ رَيْحَانٌ ۔ مُبَشِّرٰتٌ ۔ لَوَاقِحُ ۔ عَاصِفٌ ۔ قَاصِفٌ ۔ حَاصِبٌ ۔ سَمُوْمٌ ۔ اِعْصَارٌ ۔ حُسْبَانٌ ۔ نَفْحَةٌ ۔ صَرْصَرٌ ۔ رِيْحٌ عَقِيْمٌ (۱۴)
۱۷	ہونا	كَانَ ۔ اَصْبَحَ ۔ صَدَرَ اور اَصْدَرَ ۔ وَقَعَ (۴)

ی

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱	یا	اَوْ ۔ اَمْ ۔ اِمَّا (۳)
۲	یاد کرنا ۔ آنا ۔ رکھنا	ذَكَرَ اور اِدَّكَرَ ۔ حَفِظَ ۔ وَعٰی (۳)
۳	یقین کرنا	اَيْقَنَ اور اِسْتَيْقَنَ ۔ ظَنَّ (۲)
۴	یکسو ہونا	حَنَفَ ۔ تَبَتَّلَ (۲)

ضمیمہ جات

ضمیمہ ۱ اسمائے معرفہ

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ	صفحہ نمبر
۱	انبیاء ورسل	قرآن میں مذکور ۲۷ انبیاء ورسل کے مختصر حالاتِ زندگی، مرکزِ تبلیغ، زمانہ اور سلسلۂ نسب ۔ (۲۷)	۹۰۵
۲	فرشتے	جبریل ۔ میکائیل ۔ ہاروت ۔ ماروت ۔ (۴)	۹۱۴
۳	کتب سماوی	تورات ۔ زبور ۔ انجیل ۔ قرآن ۔ صحف اولیٰ ۔ (۵)	۹۱۵
۴	اسمائے ابرار	ذوالقرنین ۔ زید ۔ طالوت ۔ لقمان ۔ مریم ۔ (۵)	۹۱۶
۵	اسمائے اشرار و کفار	ابولہب ۔ جالوت ۔ سامری ۔ فرعون ۔ قارون ۔ ہامان ۔ (۶)	۹۱۷
۶	معبودانِ باطل	ودّ ۔ سواع ۔ یغوث ۔ یعوق ۔ نسر ۔ بعل ۔ لات ۔ عزّٰی ۔ منات ۔ شمس ۔ قمر ۔ شعرٰی ۔ عجل ۔ بحیرہ ۔ سائبہ ۔ وصیلہ ۔ حام (۱۷)	۹۱۸
۷	ملک، شہر اور علاقے	مکہ اور بکہ ۔ مدینہ اور یثرب ۔ مصر ۔ مدین ۔ رُوم ۔ بابل ۔ احقاف ۔ حجر ۔ سبا ۔ (۹)	۹۲۱
۸	پہاڑ ۔ وادیاں اماکن	صفا ۔ مروہ ۔ جودی ۔ سینا ۔ طور ۔ طوٰی ۔ عرفات ۔ مشعر الحرام ۔ بدر ۔ حنین ۔ مسجد الاقصیٰ ۔ سدرۃ المنتہیٰ ۔ کوثر ۔ سلسبیل ۔ تسنیم (۱۵)	۹۲۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اطاع سے مراد ایسی فرمانبرداری ہے جو دل کی خوشی سے سرانجام دی جائے۔ ارشاد باری ہے:

فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ (۴۱/۱۱)

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اور زمین سے کہا کہ آؤ خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے۔ انہوں نے کہا، کہ ہم خوشی سے آتے ہیں۔

۵۔ اِسْتَجَابَ، بمعنی جواب دینا۔ بات ماننا۔ فرمانبرداری کرنا۔ حکم مان لینا۔ اطاعت اور استجابت میں فرق یہ ہے کہ اطاعت صرف بڑے کی کی جاتی ہے جبکہ استجابت چھوٹا بھی بڑے کی کر سکتا ہے اگر اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس کا معنی اللہ کے بندے کی دعا کو قبول کر لینا ہے اور اگر اس کی نسبت بندے کی طرف ہو تو اس کا معنی بندے کا اللہ کا حکم مان لینا ہے (فق ل ۱۸۴) ارشاد باری ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ (۸/۲۴)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔

۶۔ اَسْلَمَ، اَلسَّلْمُ بمعنی صحت و عافیت (م ل) اور بمعنی ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ ہونا (مف) اور اَسْلَمَ بمعنی اطاعت اختیار کرنا اور خدا کے احکام اور اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا تاکہ اخروی عذاب سے امن اور عافیت حاصل ہو۔ (مف) ارشاد باری ہے:۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲/۱۳۱)

جب حضرت ابراہیمؑ کے پروردگار نے ان سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے سامنے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔

۷۔ قَنَتَ بمعنی تمام و کمال خاموشی سے نماز میں کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کے آگے خشوع و خضوع کرنا (منجد) اور امام راغب کے نزدیک "عبادت میں ہمہ تن مصروف ہونا اور غیر سے توجہ ہٹانا" ہے (مف) گویا قنوت ایسی اطاعت ہے جو پورے خشوع و خضوع اور توجہ سے بجا لائی جائے۔ ارشاد باری ہے:

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ (۳۳/۳۱)

اور (اے نبی کی بیویو!) جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبردار رہیگی اور بھلے کام کریگی اس کو ہم دگنا ثواب دیں گے!

۸۔ ذَعَنَ: بمعنی مطیع و منقاد ہونا اور اشاروں پر چلنا اور مِذْعَان بمعنی آسانی سے فرمانبردار ہو جانے والا (منجد) اور نَاقَةٌ مِّذْعَانٌ سوار کی مطیع اور فرمانبردار اونٹنی کو کہتے ہیں (مف) گویا ذعن میں اطاعت کے ساتھ عاجزی اور ذلت کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ (۲۴/۴۹)

اور اگر حق ان کو پہنچتا ہو تو اس کی طرف مطیع ہو کر چلے آتے ہیں۔

بعض مفسرین نے مذعنین کا ترجمہ مطیعین سارعین کیا ہے۔ یعنی اگر معاملہ ان کے حق میں جاتا ہو تو اسے قبول کرنے کو دوڑتے آتے ہیں (فق ل ۲۰۹)

ماحصل: (۱) تبع۔ بمعنی کسی کے پیچھے چلنا۔ یہ اطاعت سے عام اور ابلغ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا (۱۷/۹۰) — اور کافر کہنے لگے ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے تا آنکہ تم ہمارے لیے زمین سے چشمہ نہ بہا دو۔

بہانا کے لیے سَالَ اور فَاضَ اوپر گزر چکے۔ان کی مثالیں دیکھیے۔

(۱) سَالَ : اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا۔ (۱۳/۱۷) — اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنے اپنے مقدور کے مطابق نالے بہہ نکلے۔

(۲) فَاضَ : وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ (۵/۸۳) — اور جب اس کتاب کو سنتے ہیں جو پیغمبر (محمدؐ) پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی۔

۷۔ جَرٰی : (جَرْيًا وَجَرَيَانًا) اپنی اصل کے لحاظ سے یہ لفظ پانی اور اسی طرح کی سیال چیزوں کے بہنے اور بہتے جانے کے لیے استعمال ہوتا ہے (مف) جیسے ارشادِ باری ہے:

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ (۸۸/۱۲) — اس (جنت) میں چشمہ ہے بہتا ہوا۔

پھر یہ لفظ ہر اس چیز کے لیے استعمال ہونے لگا جو دور تک یا دیر تک بہتی اور چلتی رہتی ہیں۔ گو یا ظرف زمانی اور مکانی دونوں صورتوں میں اس کا استعمال عام ہو گیا۔ جیسے ہواؤں یا شمس وقمر کے چلنے اور چلتے رہنے کے لیے اس کا استعمال قرآنِ کریم میں موجود ہے۔ پھر اس کا استعمال معنوی طور پر بھی ہوتا ہے سنّتِ جاریہ مشہور لفظ ہے۔

ماحصل :
(۱) اسال ، کسی بھی بہنے والی چیز کو بہانا۔
(۲) فَاضَ ، کسی بہنے والی چیز کا کنارے سے بہنے لگنا
(۳) سَكَبَ ، کسی بہنے والی چیز کا بکثرت گرانا کہ بہہ نکلے
(۴) سَفَكَ ، خون بہانا کے لیے عام استعمال ہے۔
(۵) سَفَحَ ، شہوت رانی کے لیے عام استعمال ہے۔
(۶) فَجَرَ : کسی چیز کا وسیع وعریض رقبہ میں بہنا۔
(۷) جَرٰی : کسی چیز کا دور تک یا دیر تک بہتے یا چلتے جانا ہے۔

۵۶ — بہانہ — بہانہ بنانا

کے لیے عَذَرَ۔ عَذَّرَ اور اِعْتَذَرَ اور فِتْنَةٌ کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ العُذر ، بمعنی کسی الزام کو دور کرنے کے لیے کوئی وجہ پیش کرنا ہے۔ امام راغب کے الفاظ میں ایسی کوشش جس سے انسان اپنے گناہوں کو مٹا دینا چاہے اور عَذَرَ کے معنی عذر قبول کرنا، عَذَّرَ کے معنی جھوٹا بہانہ یا کوئی جھوٹ موٹ وجہ بیان کرنا اور اِعْتَذَرَ بمعنی عذر پیش کرنا ہے۔ اب اس عذر کی بھی تین قسمیں ہیں ؛ پہلی قسم فِتْنَةٌ ہے۔

۲۔ فِتْنَةٌ :(۱) یہ کہ انسان جھوٹ سے کام لے کر اس الزام یا گناہ ہی سے انکار کر دے۔ اس قسم کے لیے قرآن نے فِتْنَةٌ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ — تو اُن سے کچھ عذر نہ بن پڑے گا بجز اس کے کہ وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) جادو ایک فن ہے جو کسب سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن معجزہ وہبی چیز ہے جو کسب واکتساب سے حاصل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں آنے والے جادوگر، جو فن کی انتہائی بلندیوں پر تھے، یہ جان گئے کہ یہ چیز جو موسیٰ نے پیش کی ہے فن سے ماوراء ہے۔ لہٰذا وُہ فورًا ایمان لے آئے۔

(۴) جادوگروں کی سیرت وکردار مکروہ ہوتا ہے اور لوگ ان کے شر سے بچنے کے لیے ان سے خائف رہتے ہیں۔ جبکہ انبیاء کی زندگی انتہائی پاکیزہ ہوتی ہے اور اس لحاظ سے وُہ لوگوں میں معزز اور محبوب ہوتے ہیں۔

۲۔ کاھن: انبیاءؑ بھی مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی خبریں دیتے ہیں اور کاہن بھی۔ اس لحاظ سے انبیاء کو کاہن کا الزام بھی دیا جاتا رہا ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ انبیاء کی خبر کا ماخذ وحی الٰہی ہوتا ہے جس کا جھوٹ ثابت ہونا ناممکنات سے ہے۔ جیسے دَورِ نبویؐ میں رُومیوں کو شکست ہوئی تو وحی الٰہی نے بتلایا کہ ۳ سے ۹ سال کے عرصہ تک رومی دوبارہ غالب آجائیں گے۔ اگرچہ بظاہر اس بات کا کوئی امکان نظر نہ آتا تھا تاہم یہ پیشگوئی پوری ہو کر رہی۔ اور کہانت کا ماخذ جنّات اور خبیث روحیں ہیں۔ جو ملاءِ اعلیٰ سے کوئی نہ کوئی بات سُن پاتے اور جھوٹ سچ ملا کر کاہنوں تک پہنچاتے ہیں لہٰذا ان کی خبریں غلط بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی صحیح بھی۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ عورت کاہنہ تو ہو سکتی ہے لیکن نبیہ نہیں ہو سکتی۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے لیکن کوئی عورت حتّٰی کہ حضرت مریمؑ بھی نبی نہ تھیں۔ کاہن مردوں اور عورتوں کو مذہبی تقدّس کا درجہ حاصل تھا۔ لوگ ان سے اپنے پیچیدہ خصومات کا فیصلہ بھی کرواتے اور اسی تقدیس کی وجہ سے اسے حتمی فیصلہ سمجھتے تھے۔ دورِ نبوّی میں ابنِ صیاد ایسا ہی کاہن تھا جس کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ انسانی جان کے مقابلہ میں سو اونٹ کی دیت کا فیصلہ بھی کہانت کی بنا پر رواج پاگیا جسے اسلام نے بحال رکھا۔

۳۔ شاعر کا کام یہ ہے کہ وُہ فصیح ومنظوم زبان میں اپنے تخیل کی بلندی اور نکتہ آفرینی کو یوں پیش کرتا ہے کہ اس سے سننے والے پر ایک وجدانی سی کیفیت آجاتی ہے۔ قرآن کریم گو بحر و اوزان کے لحاظ سے مبرّا ہے لیکن باقی تمام خصوصیات اس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں جو کسی انسان کے کلام میں ممکن نہیں۔ اس وجہ مماثلت کی بنا پر آپ کو شاعر بھی کہا جاتا رہا۔ شاعر اور نبی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ شاعر کے تخیل کی پرواز کا میدان زندگی کا ہر اچھا یا بُرا پہلو ہوتا ہے ماحول کا تاثر اس کی طبیعت پر غالب رہتا ہے۔ اور معاشرہ کی اکثریت چونکہ گمراہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کا تخیل بھی انہیں راستوں پر پرواز کرتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ - اَلْمُرَتَّبَ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ (۱۶/۵۹) — وُہ اپنی قوم سے (لڑکی پیدا ہونے کی) خبر سے ناگواری کی وجہ سے چُھپتا پھرتا ہے۔

۸۔ خفی: (ضد بَدَا اور علَنَ) کسی بات یا کسی چیز کا دوسروں سے پوشیدہ ہونا۔ اس لفظ میں غاب سے بھی زیادہ عمومیت ہے (مف) یعنی ایسی چیز کا چھپے رہنا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ (۳/۵) — زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی اللہ سے مخفی نہیں رہ سکتی۔

۹۔ کَنَّ: کِنّ بمعنی محفوظ مقام یا پہاڑ کے اندر کوئی کھوہ جہاں انسان پناہ لے سکے۔ اور اس کی جمع اَکْنَان اور اَکِنَّة ہے اور کَنَّ کے معنی کسی چیز کا کسی محفوظ مقام میں پوشیدہ ہونا ہے جو عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہو (مف۔ منجد) قرآن میں ہے:

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ (۳۷/۴۹) — وُہ (جنت کی حوریں) ایسی ہیں جیسے انڈے کسی محفوظ جگہ رکھے ہوں۔

ماحصل: (۱) غَابَ: کسی چیز کا حواس خمسہ کی دسترس سے باہر ہونا۔

(۲) اَفَلَ: اجرام فلکی کا چھپنا۔

(۳) غَرَبَ: سورج کا چھپنا۔

(۴) عَزَبَ: دُور نکل جانے کی وجہ سے غائب ہونا۔

(۵) وَقَبَ: گڑھے میں اتر کر غائب ہونا۔

(۶) بَطَنَ: مکمل طور پر پوشیدہ ہونا۔

(۷) يَتَوَارٰى: کسی حقیقت سے فرار اختیار کرتے ہوئے خود دُوسروں سے چُھپتے پھرنا۔

(۸) خَفِيَ: یہ لفظ غَابَ سے بھی زیادہ عام ہے۔

(۹) كَنَّ: کسی محفوظ مقام میں چُھپنا۔

۲۴ ـــــ چھپانا

کے لیے کَتَمَ، اَوْرٰی اور وارٰی، اکَنَّ، اخفٰی، اَسَرَّ اور خَبَءَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ کَتَمَ: دانستہ طور پر کوئی بات دل میں چُھپائے رکھنا۔ (فق ل ۲۲۷) کسی حق بات، ایمان اور شہادت کے چُھپانے کے لیے عموماً یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس کی ضد اَبْدَا، اَبدٰی ہے اب ان کی مثالیں دیکھیے:

(۱) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ (۲/۱۴۰) — اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدا کی شہادت کو جو اس کے پاس (کتاب اللہ میں) موجود ہے چھپائے۔

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ (۲/۱۵۹) — وُہ لوگ جو ہمارے نازل کردہ احکام کو چھپاتے ہیں۔

(۳) وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ — اور فرعون والوں میں ایک مومن آدمی نے جو اپنے ایمان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ر

۱۔۔۔۔رات

کے لیے لَیل اور بَیات کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ لَیل، رات (ضد نَہَار بمعنی دن) معروف لفظ ہے۔ غروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک کا وقت۔ اور قرآن میں بہت مقامات پر لیل و نہار کا یکجا ذکر ہوا ہے۔ رات کو ۱۲ گھڑیوں (یا ۱۲ گھنٹوں) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان گھڑیوں کے بالترتیب نام یہ ہیں۔

شَفَق، غَسَق، عَتَمَہ، فَحمہ، زُلفَۃ، زُلَفَۃ، بُہرَۃ، سَحَر، فَجر، صُبح، صَبَاح

(فل ۲۹۲)

۲۔ بَیَاتًا: بَاتَ بمعنی رات گزارنا، شب بسری کرنا۔ قرآن میں ہے:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (۲۵/۶۴) — اور وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے لیے رکوع اور سجود میں رات گزار دیتے ہیں۔

اور بَیَاتًا بمعنی رات کے دوران کسی بھی وقت۔ سوتے میں۔ حالتِ خواب میں۔ قرآن میں ہے:

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا (۱۰/۵۰) — کہہ دو: بھلا دیکھو تو اگر تم پر اللہ کا عذاب دن کو یا رات کو آجائے۔

۲۔۔۔۔رات کے کام

کے لیے بَاتَ، بَیَّتَ، اَسْرٰی، طَرَقَ، نَفَشَ اور تَہَجَّدَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ بَاتَ: بمعنی رات گزارنا۔ شب بسری کرنا۔ اور وہ جگہ جہاں رات گزاری جائے۔ وہ بیت (یعنی گھر) ہے۔ (م ل) ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (۲۵/۶۴) — اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ میں اور کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں۔

۲۔ بَیَّتَ: بمعنی رات کا کچھ حصہ گزرنے پر گھر پر جمع ہو کر کسی معاملہ میں مشورہ کرنا (م ل) قرآن میں ہے:

إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ (۴/۱۰۸) — جب وہ رات کو ایسی باتوں کے مشورے کرتے ہیں جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ شُرَّعًا۔ شَرَعَ بمعنی کسی چیز کا کھچ کر یا بلند ہو کر سامنے آنا یا ظاہر ہونا۔ کہتے ہیں شَرَعَ الْبَعِيْرُ عُنُقَهٗ یعنی اونٹ نے اس طرح گردن بلند کی کہ وہ نمایاں طور پر نظر آنے لگی۔ (م ل) قرآن میں ہے:

اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا (۷/۱۶۳)	جبکہ ان کے ہفتہ کے دن مچھلیاں سینہ تان کر ان کے سامنے آجاتیں۔

ماحصل: (۱) ظَهَرَ: اس طرح ظاہر ہونا کہ آنکھوں سے ادراک ہو سکے۔ یہ لفظ عام ہے۔

(۲) جَهَرَ: اعلانیہ کہنا۔ عموماً آواز ظاہر ہونے کے لیے۔

(۳) بَدَا: بغیر ارادہ کسی بات کا ظاہر ہونا جسے چھپانے کی کوشش کی جائے یا وہ اس لائق ہو۔

(۴) عَثَرَ: باتوں باتوں میں اصل حقیقت کا ظاہر ہو جانا۔

(۵) تَبَيَّنَ: جب افتراق، بُعد اور وضوح تینوں باتیں پائی جائیں۔

(۶) حَصْحَصَ: دباؤ اُٹھنے کے بعد حقیقت کا ظاہر ہونا۔

(۷) تَجَلّٰی: کسی روشن اور خوبصورت چیز کا ظاہر ہونا۔

(۸) شُرَّعًا: کسی چیز کا کھچ کر یا بلند ہو کر ظاہر ہونا۔

۲۔۔۔۔۔۔ ظاہر کرنا

کے لیے ظَهَرَ سے اَظْهَرَ، بَدَا سے اَبْدَا، عَثَرَ سے اَعْثَرَ، جَهَرَ اور اَعْلَنَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔ ان میں پہلے چار کے ظاہر ہونا میں معانی بیان ہو چکے۔ اب ان کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ اَظْهَرَ: فَلَا يُظْهِرُ عَلٰی غَيْبِهٖٓ اَحَدًا (۷۲/۲۶) وہ کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا۔

۲۔ اَبْدَا: وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (۲/۳۳)	اور میں خوب جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔
۳۔ اَعْثَرَ: وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ (۱۸/۲۱)	اور اس طرح ہم نے ان لوگوں پر ظاہر کر دیا تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔
۴۔ جَهَرَ: وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۶۷/۱۳)	تم اپنی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو، وہ تمہارے دلوں کے بھید تک سے واقف ہے۔

۵۔ اَعْلَنَ: (ضد اَسَرَّ) کا استعمال اظہار معانی یعنی کسی بات کے ظاہر کرنے کے لیے ہوتا ہے اجسام کے لیے بہت کم آتا ہے (مف) اور اس میں رفع الصوت ضروری نہیں ہوتا (فق ل ۲۴) ارشادِ باری ہے:

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (۱۶/۱۹)	اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔

ظاہر کے لیے ظَاهِر، عَلَانِيَة اور شُرَّعًا کے الفاظ آئے ہیں۔ تفصیل اُوپر گزر چکی۔

ظلم کرنا ۔۔۔۔ دیکھیے "بے انصافی کرنا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمعنی قیمت گر گئی۔ هَبَطَ الزَّمَان زمانہ نے اسے امیر سے غریب بنا دیا۔ هبط المرض بیماری نے اس کا گوشت کھا کر اسے دُبلا اور کمزور بنا دیا (منجد۔ م ق) لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے ارشادِ باری ہے:

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (۲/۷۴) اور ان میں سے بعض پتھر ایسے ہیں جو خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔

پھر هبط میں قہر اور اضطرار کے علاوہ کبھی تحقیر کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ نکل جاؤ (GET OUT) کے معنی دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا (۲/۳۸) تم سب اس جنت سے ایک ساتھ نکل جاؤ۔

اس مفہوم کو کسی شاعر نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے: ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن، بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے!

اور درج ذیل آیت:

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا (۱۱/۴۸) حکم ہوا کہ اے نوح (کشتی سے) سلامتی کے ساتھ اتر آؤ۔

میں بِسَلٰمٍ کا لفظ هَبَطَ سے قہر و اضطرار یا تحقیر کے سب پہلوؤں کو خارج کر کے مشیت ایزدی کے مطابق بنا رہا ہے۔

۷۔ وَقَعَ: بمعنی گرنا۔ ثابت ہونا۔ واقع ہونا۔ یہ لفظ عموماً کراہت شدت اور تکلیف کا ذکر کرنے کے لیے آتا ہے۔ اور واقعہ سے مراد ایسا حادثہ ہوتا ہے جس میں سختی ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ (۷/۱۷۱) اور جب ہم نے ان (کے سروں پر) پہاڑ کو اٹھا دیا اور انھیں یقین ہو گیا کہ وہ ان پر گرنے کو ہے۔

۸۔ هَارَ (هور) بمعنی کسی چیز کا اس طرح گرنا کہ اس کا کچھ حصہ دوسرے پر گر پڑے (م۔ل) اور اِنْهَار اور انہدام قریب المعنی ہیں۔ انہدام صرف عمارت یا تعمیر یا دیوار کے لیے آتا ہے جبکہ انہار کا دائرہ وسیع ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ (۹/۱۰۹) یا جس نے کسی گرنے والی کھائی کے کنارے پر تعمیر کھڑی کی اور وہ اس تعمیر سمیت جہنم کی آگ میں جا گرا۔

۹۔ هَوٰى: هَوَا مشہور لفظ ہے۔ یعنی آسمان اور زمین کے درمیان فضا کو کہتے ہیں۔ اور هَوٰى بمعنی فضا سے یا بہت بلندی سے کسی چیز کا زمین پر گرنا (م۔ل) ستارہ کے گرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے (فل ۲۹۷) ارشادِ باری ہے:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (۵۳/۱) قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ گویا وہ مشرک ایسا ہے جیسے آسمان سے گرا۔ پھر اُسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا (۷۸:۷) نہیں بنایا۔

ماحصل: دِسَار، وہ چھوٹی میخ ہے جو کسی چیز کی درز بند کرنے یا مضبوط بنانے کے ٹھونکی جاتی ہے اور وتد اس بڑی میخ یا کلہ کو کہتے ہیں جس کا کچھ حصہ باہر بھی ہو۔ اور زیادہ حصہ زمین یا کسی چیز کے اندر ہو۔

میدان کے لیے دیکھیے — "زمین اور اس کی اقسام"

میوے کے لیے دیکھیے — "پھل"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ زکوٰۃ وصول کرنا اور نظام زکوٰۃ قائم کرنا حکومتِ اسلامی کی ذمہ داری ہے۔

زکوٰۃ مالی عبادت اور نماز کے بعد اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔لیکن مالی عبادت میں نفلی صدقات، بعض گناہوں کے کفارے، نذور اور قربانی بھی آتے ہیں۔نذر یا منت ؤ صدقہ ہے جو انسان کسی شرط کے ساتھ اپنے آپ پر لازم قرار دے لیتا ہے۔پھر اس کی ادائیگی فرض ہو جاتی ہے۔اور قربانی (بالخصوص عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر) ہر صاحبِ استطاعت پر واجب ہے۔

۳۔ صَوۡمٌ: کا لغوی معنیٰ کسی کام سے رُک جانا اور باز رہنا ہے۔مثلاً جو گھوڑا چارہ نہ کھائے یا چلنے سے رُک جائے اُسے بھی صائم کہا جاتا ہے (مف) لیکن شرعی اصطلاح میں صَامَ کا معنی روزہ رکھنا ہے جس کے جملہ آدابِ سنتِ نبویؐ ہی میں مذکور ہیں۔قرآن میں مجملاً اتنا ہی ذکر ہے کہ:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (۲/۱۸۷) اور کھاؤ پیو۔یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ ہو جائے۔ پھر روزوں کو رات تک پورا کرو۔

اعتکاف: عکف کا لغوی معنیٰ صرف روکنا ہے اور ان معنوں میں بھی یہ لفظ قرآن میں استعمال ہوا ہے۔

وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ۔ (۴۸/۲۵) اور قربانی کے جانور جو اپنے مقام پر پہنچنے سے روک دیے گئے ہوں۔

اور شرعی اصطلاح میں العکوف بمعنی تعظیماً کسی چیز پر متوجہ رہنا اور اس سے وابستہ رہنا اور اعتکاف بمعنی عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور باہر نہ نکلنا ہے۔

روزہ اور اعتکاف کا بھی آپس میں گہرا تعلق ہے۔اعتکاف کو شریعت نے ہر مسجد میں ماہِ صیام کے آخری عشرہ میں فرض کفایہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی صیام سے متعلق آیت مندرجہ بالا میں ساتھ ہی اعتکاف کا ذکر فرما دیا ہے۔تاہم روزہ اور اعتکاف لازم و ملزوم نہیں۔اعتکاف روزہ کے بغیر بھی ہو سکتا ہے اور ماہِ رمضان کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی ہو سکتا ہے۔پھر جس طرح تزکیہ نفس کے لحاظ سے اعتکاف کا روزہ سے خاص تعلق ہے اسی طرح مسجد کے لحاظ سے اعتکاف کا بیت اللہ شریف سے بھی خاص تعلق ہے۔ارشاد باری ہے:

وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۲/۱۲۵) اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے کہا کہ طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو پاک و صاف رکھا کرو۔

اعتکاف بھی چونکہ ایک عبادت ہے۔لہٰذا مشرکین اس عبادت میں بھی بُتوں کو شریک کر لیا کرتے تھے۔قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ